مولانا حبیب اللہ حقانی *

ایک لافانی شخصیت

محفل سے اٹھ کے، رونق محل کہاں گئی
کھل اے زبان شمع کہ کچھ ماجرا کھلے

۲۶ فروری ۲۰۱۴ء/۲۵ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ بدھ کے روز صبح فجر کے وقت مشہور عالم ربانی، صاحب زہد و تقویٰ، ادیب و مصنف حضرت مولانا ابراہیم فانی صاحب طویل علالت کے بعد حیات آباد میڈیکل کمپلیکس پشاور میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خبر وفات بجلی کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، اس کے طلبہ، فضلاء اور متعلقین کو زبردست اور ناقابل بیان غم واندوہ سے دوچار ہونا پڑا۔ نماز جنازہ کا وقت جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں ۱۱ بجے مقرر ہوا۔ جب کہ دوسری نماز جنازہ اپنے آبائی گاوں زروبی ضلع صوابی میں 3 بجے دوپہر ادا کی گئی۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں صبح ہی سے حضرت فانی صاحب کے تلامذہ، جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء، مشائخ، علماء، اکابر اور متعلقین کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوا جو جنازہ کے ادا ہونے تک جاری تھا۔ ہر طرف سے انسانوں کا ٹھاٹھے مارتا ہوا سمندر امڈ پڑا تھا۔ مولانا محمد یوسف شاہ نے سٹیج سنبھال رکھا تھا۔ اور لوگوں کو پرامن اور پرسکون رہنے کی تلقین دے رہے تھے۔ سب سے پہلے حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی جو فانی صاحب کے طالب علمی اور پھر دارالعلوم میں مدرسانہ دور کے قریب ترین ساتھی ہے کو دعوت خطاب دیا گیا۔ انہوں نے فانی صاحب کے ساتھ اپنے طویل رفاقت پر مختصر انداز میں بیان فرمایا۔ ان کے بعد پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی اور مولانا حامد الحق حقانی نے بیان فرمایا۔ اور انکے بعد حضرت مولانا انوارالحق مدظلہ نائب صدر وفاق المدارس ملتان نے جنازہ کے لئے آئے ہوئے ہزاروں حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپکو فانی صاحب اور جامعہ دارالعلوم سے محبت کے بدلے جزائے خیر سے نوازے۔

آخر میں شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ المدنی نے دعا فرمائی۔ اور دعا کے بعد جنازہ مولانا

---

* مدرس جامعہ ابوہریرہ خالق آباد

انوارالحق صاحب کی امامت میں ادا کی گئی۔ فانی صاحب نے وصیت فرمائی تھی کہ دارالعلوم حقانیہ میں میری جنازہ مولانا سمیع الحق صاحب پڑھائیں گے۔ اگر وہ نہ ہوئے تو شیخ الحدیث مولانا انوارالحق صاحب مدظلہ پڑھائیں گے۔سفیر امن شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق چونکہ ایک دن پہلے یعنی منگل کے دن (25) فروری کو سفر عمرہ پر روانہ ہوئے تھے۔اس لئے شیخ الحدیث مولانا انوارالحق صاحب کے نام کا اعلان کیا گیا۔

فانی صاحب کے تفصیلی حالات لکھنے کے لئے تو سینکڑوں صفحات درکار ہوں گے۔لیکن ان کا مختصر تعارف لکھنا بھی ضروری سمجھتا ہوں ورنہ ع سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کیلئے

آپ 15 اپریل 1954ء کو ضلع صوابی کے مشہور مردم خیز گاوں زروبی میں متکلم عصر حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدرالمدرسین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے گھر پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن کریم اپنے گھر پڑھا۔مڈل کلاس تک عصری تعلیم اپنے ہی گاوں میں حاصل کی اور اپنے عظیم والد سے دینی رسائل اور فارسی کے نظم بھی پڑھتے رہے۔ میٹرک کا امتحان 1970ء میں اعلی نمبرات سے پاس کیا اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں درس نظامی کے لئے داخل ہوئے۔ درس نظامی کے ساتھ حفظ القرآن میں بھی مشغول رہے اور نہایت قلیل مدت میں حفظ قرآن مکمل کیا۔ 1978ء میں درس نظامی سے فراغت حاصل کی اور دارالعلوم حقانیہ میں استاد مقرر ہوئے اور تادم آخریں جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں فرائض تدریس بطریقہ احسن نبھاتے رہے۔بقول مولانا انوارالحق مدظلہ وفاداری کا یہ عالم تھا کہ انہیں کئی جگہوں سے پیشکش آئیں مگر آپ نے دارالعلوم کا دامن نہ چھوڑا اور فقر وغربت کی زندگی گزارتے رہے۔دارالعلوم میں تدریس کے دوران ہزاروں طلبہ آپ کے منبع فیض سے فیضیاب ہوئے۔ یہ تمام فانی صاحب کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔ فانی صاحب صرف میدان تدریس کے شہسوار نہ تھے۔ بلکہ قلم وقرطاس ،تصنیف وتالیف اور شعر وادب کے لحاظ سے بھی منفرد حیثیت کے حامل تھے۔لکھنا تو انہوں نے زمانہ طالب علمی سے ہی شروع کیا تھا۔لیکن بعد میں لکھنا ان کے طبعیت ثانیہ بن گیا۔ آپ عربی، اردو، پشتو اور فارسی پر یکساں دست رس رکھتے تھے۔اور ان زبانوں میں شاعری بھی کرتے تھے۔ زمانہ طالبعلمی میں آپ کی بعض غزلیں رسائل اور مجلّات میں چھپتی رہیں، ساتھ ساتھ اہم مضامین بھی وقتا فوقتا ملک وبیرون ملک کے مختلف جرائد اور اخبارات میں شائع ہوتے۔اگر آپکے ان مضامین کو "الحق" اور دیگر رسائل سے جمع کیا جائے تو دو جلد کی ضخیم کتاب مرتب ہو جائے گی۔

جن مجلّات نے آپ کے اردو، فارسی ،عربی اور پشتو کی نظمیں، نعتیں اور غزلیں شائع کیں ان میں چند مشہور کے نام یہ ہے۔"الحق" اکوڑہ خٹک، الخیر "ملتان، "القاسم "خالق آباد، "خدام الدین "لاہور،'' بینات'' کراچی،اور "النصیحہ "چارسدہ۔

آپ کے کئی شعری مجموعے بھی شائع ہو چکے ہوئے۔اور اہل فن سے داد بھی وصول کی۔

"نالہء زار" یہ آپ کے اردو کلام کا مجموعہ ہے۔ "ازعی دتمنا" پشتو غزلیات کا مجموعہ ہے۔ غم بے شان، نذر اشک، ویرژن تصورات، بیا دردونہ پہ خندادی، شاہین دتخیل وغیرہ آپ کے پشتو کلام پر مشتمل ہے۔ متاع درد فارسی غزلیات اور مراثی کا مجموعہ ہے۔

بہر حال فانی صاحب کا ذوق شعر اور اسلوب سخن انتہائی عمدہ ہے۔ آپ کی نظموں اور غزلوں میں جو بیساختہ پن اور روانی ہے۔ وہ دوسرے پشتون شعراء کی اردو شاعری میں کم ہی ملے گا۔ عرض فانی صاحب دل کی بات دوسروں کے دلوں تک پہنچانے کا فن جانتے تھے۔

تذکرہ وسوانح اور تاریخ میں بھی فانی صاحب نے لازوال نقوش چھوڑے۔ آپ نے والد محترم صدر المدرسین مولانا عبدالحلیم کی سوانح "حیات صدر المدرسین" کے نام سے مرتب کی۔ اس کے علاوہ "افادات حلیم" اور سوانح شیخ القرآن مولانا عبدالہادی شاہ منصوری، آپ کی یادگار کتابیں ہیں۔

چند تابندہ نقوش، جندہ درخشندہ نفوس، آپ کے "الحق" میں شائع ہونے والے تعزیتی مضامین کا مجموعہ ہے۔ کاروان آخرت از قلم شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ (ماہنامہ ''الحق'' میں شائع ہونے والے تعزیتی مضامین کا مجموعہ) بھی آپ ہی کی مرتب کردہ ہے۔ درسی شروحات میں کافیہ کی شرح "دروس الکافیہ" اور حسامی کی شرح "التوضیح السامی" سے علماء اور طلبہ مستفید ہو رہے ہیں۔ مقدمہ، تفسیر اور مقدمہ فقہ بھی فوٹوسٹیٹ کی شکل میں طلبہ پاس رکھتے ہیں اور استفادہ کرتے ہیں۔

" نقوش حقانی" مولانا عبدالقیوم حقانی کی کتابوں پر آپ کے تبصروں کا مجموعہ ہے۔ " الحق" میں آپ کے شائع شدہ تبصرے بھی ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔ بہر حال، فانی صاحب نے اپنی دینی، تصنیفی، تالیفی، تدریسی اور ادبی خدمات کی بدولت خود کو لافانی فرمایا ہے۔ لیکن ان کی رحلت سے ہم جیسے حقیر طالب علم یتیم ہو گئے ہیں۔ ان کا کوچ کر جانا صرف دارالعلوم کے لیے نہیں، خیبر پختونخوا کے لیے نہیں، وطن عزیز پاکستان کے لیے نہیں، بلکہ عالم اسلام کے لیے عظیم سانحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔

☆ ☆ ☆

اب دلِ صد چاک کی فانؔی مسیحائی نہ کر
اب جہان دل میں باقی کیف و جدانی نہیں

(فانؔی)